مباحثہ ومکالمہ

مکاتیب

(۱)

بخدمت محترم مولانا زاہد الراشدی، تمغہ امتیاز

بعد از سلام مسنون، فقیر کا نام بھی مبارک باد دینے والوں میں شامل کیجیے۔ دعا ہے کہ مبارک ہی رہے۔

ایوارڈ کی خبر عزیزم جعفر نے مجھے روز نامہ اسلام کا اداریہ بھیج کر دی۔ اور اس سے ایک ایسی بات معلوم ہوئی کہ ذرا سا فکر میں ڈال گئی۔ اور وہ تھی مرحوم اوج صاحب کے بارے میں آپ کے خیالات۔ میں موصوف سے نام کو بھی واقف نہ تھا۔ ان سے اولین واقفیت ان کے ایک مضمون نے کرائی جو معارف اعظم گڈھ میں نکلا تھا اور دو ماہ ہوئے، میرے دوست ڈاکٹر سید سلمان ندوی نے اس کی نقل مجھے بھیجی۔ مضمون اسلام میں باندیوں (ما ملکت ایمانکم) کے مسئلہ سے متعلق تھا اور سلمان صاحب نے مجھے یہ بھیج کر یہ چاہا تھا کہ میں جو اس سے مختلف رائے رکھتا ہوں جس کا علم بھی انھیں معارف ہی سے ہوا تھا، اس پر از سرِ نو غور کروں۔ میں نے یہ مضمون پڑھ کر ڈاکٹر سلمان صاحب کو جو جواب لکھا، آپ کی تحریر مجھے اس کے بارے میں پریشانی میں ڈال گئی۔ میرے جواب کی رو سے اوج صاحب قابلِ توجہ ہی نہ تھے جبکہ آپ کی تحریر سے پتہ چلا کہ وہ تو بڑی ذی علم ہستی تھی۔ میں ممنون ہوں گا اگر آپ ذرا وقت نکال کر یہاں اٹیچ کردہ میرا خط پڑھ لیں اور میں نے جس بنیاد پر مرحوم کے خیالات کو رد کیا، اس کے بارے میں بے تکلف بتائیں کہ کیا میں اس میں غلطی کا مرتکب ہوا ہوں۔ ڈاکٹر سلمان صاحب نے اختلاف کیا نہیں، دبے لہجے میں مان ہی لیا۔ امید ہے زیادہ انتظار نہ کرنا پڑے گا۔

والسلام

نیاز مند، عتیق سنبھلی

(لندن)

(۲)

لندن ۲۴ راگست ۲۰۱۴ء

بخدمت سیدِ والا جاہ محبِ مکرم مولانا ڈاکٹر سید سلمان ندوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ،

میرا ای میل عریضہ مل گیا ہوگا۔ تو جناب وہ آپ کا مرسلہ مضمون ملا اور پڑھا گیا۔ آپ نے اس کے ساتھ یہ لکھ کر کہ آپ خود بھی اسی طرح سوچتے ہیں، مجھے مشکل میں ڈال دیا کہ اس مضمون کے بارے میں اپنا تاثر کیسے ظاہر کروں اور نہیں تو کیسے نہ کروں۔ بہر حال عذاب ثواب آپ کے سر۔ مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجیے کہ ان پروفیسر صاحب نے ایک ایسی وادی میں قدم رکھ دیا ہے جس کی اہلیت نہیں بہم پہنچائی تھی۔ اس کی صرف ایک مثال کافی سمجھتا ہوں۔ وہ ہے موصوف کا "ما ملکت ایمانُکُم" میں صیغۂ ماضی سے اس دعوے پر استدلال کہ یہ ان باندیوں سے متعلق حکم ہے جو ما قبل اسلام سے چلی آرہی تھیں، ورنہ اسلامی جنگوں کے قیدیوں کو بھی اگر غلام باندی بنا کر رکھنا جائز ہوتا اور مسئلہ کا تعلق ان سے بھی ہوتا تو ماضی کے بجائے مضارع کا صیغہ لایا گیا ہوتا۔ مجھے لگتا ہے کہ آپ نے مضمون کو غور سے نہیں دیکھا، ورنہ یہ استدلال تو قرآن کی زبان سے بالکل بے خبری کا نتیجہ ہے۔ یہ اگر صحیح ہو تو جو لوگ قرآن نازل ہونے پر ایمان لائے، ماضی سے نہیں لائے ہوئے تھے، وہ تو قرآن کی اِنَّ الّذینَ اٰمَنُوا وعَمِلُوا الصٰلحات کے ذیل میں آنے سے رہے۔ ہم آپ کجا! کاش ان صاحب کو کوئی بتائے کہ قرآن تو مستقبل میں حشر ونشر اور جنت و دوزخ تک کے واقعات اور معاملات کے لیے ماضی کے صیغے استعمال کرتا ہے۔

سلمان صاحب! مجھے اگر یہ نہ معلوم ہوتا کہ ارباب معارف بھی اسی طرح سوچتے ہیں تو میں کہتا کہ کیا معارف کا معیار اب یہ ہو گیا ہے کہ ایسے مضامین اس میں جگہ پائیں؟

یہ تو ہوئی پروفیسر صاحب سے متعلق گزارش۔ اب اجازت ہو تو آپ سے ایک سوال کی سورۂ مؤمنون کی آیت (۵) صریح طور پر قابلِ تمتع عورتوں کی دو کیٹیگریز قائم کی گئی ہیں۔ اِلّا عَلیٰ ازواجِھِمْ او ما ملکتْ ایمانُھُم فَاِنّھُم غیرُ مَلومین آپ اس دوئی کو کس دلیل سے کالعدم کریں گے؟

والسلام

گستاخ نیاز مند، عتیق

(۳)

باسمہ سبحانہ

محترمی حضرت مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی صاحب زیدت مکارمکم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مبارک باد کا شکریہ! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے خیر کا ذریعہ بنا دیں۔ آمین

ڈاکٹر شکیل اوج مرحوم کے بارے میں ڈاکٹر سلمان ندوی صاحب کے نام آپ کا گرامی نامہ پڑھا۔ مجھے آیت کریمہ کے مصداق کے حوالے سے آپ کے موقف سے کلی اتفاق ہے اور میرا موقف بھی یہی ہے جس کا متعدد بار اظہار کر چکا ہوں، بلکہ کسی بھی قرآنی حکم پر جمہور اہل علم کے اجتماعی موقف سے انحراف کو درست نہیں سمجھتا۔